استفتاء

فیصل آباد میں موجود ایک شخص مولوی محمد اسحاق سرِ عام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلاف ہرزہ سرائی کرتا ہے۔ جس کے چند اقتباسات درج ذیل ہیں:

۱)...... ''صحابہ کرام کے تقدس کا کابوس ذہن سے اتار پھینکنا چاہیے۔ ان پر طعن، جرح، عین ایمان ہے اور یہ میرے خطبوں کا نچوڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو انبیاء کے بیٹوں کو معاف نہیں کیا اور تم صحابہ کو لیے پھرتے ہو۔''

۲)...... جہاد کے بارے میں اس کا نظریہ ہے: ''شیخین (ابوبکر وعمر) کے دور کے بعد کوئی جہاد اسلام کا جہاد نہیں۔ ملک فتح کرنا کوئی جہاد نہیں ہے؟ ہلاکو نے کم ملک فتح کیے؟''

گویا یہ اشارہ حضرت عثمان اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما کے جہاد کی طرف ہے۔

حضرت معاویہ کی فتوحات کے بارے میں کہتا ہے:

''ہلاکو نے بھی ملک چھینے، ابوبکر وعمر کے علاوہ کسی کو یہ حق حاصل نہیں۔ نیز ہمارے سارے بادشاہ مجرم ہیں، جنھوں نے ہندوستان پر حملے کیے، یہ لٹیرے ہیں، صرف ابوبکر وعمر کا جہاد اسلامی تھا۔''

۳)...... شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ اور شاہ ولی اللہ رحمہما اللہ کے بارے میں ایک جگہ اس کے تاثرات یہ ہیں: ''شاہ ولی اللہ اور ابن تیمیہ نے بہت جھوٹ بولا، جھوٹی روایات اکٹھی کر کے کتابوں میں بھر دیں اور ذرا خوف خدا نہ آیا۔'' (اور یہ لکھ دیا) کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''کاش میں ان حوادثات سے پہلے فوت ہو چکا ہوتا۔''

۴)...... رافضی حضرات کلمے میں تیسری شہادت کے قائل ہیں، اس اضافہ میں کیا حرج ہے؟ اگر اہل سنت نے اضافہ کر لیا ہے تو تیسری شہادت کے اضافہ میں کیا حرج ہے؟

۵)...... ایران کے مذہبی قائد علامہ خمینی کی موت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتا ہے: ''نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے آنے کا انتظار کیا، پھر اس کے ماتھے کا بوسہ لیا اور فرمایا میرے اس فرزند نے ایران میں اسلام کو زندہ کیا ہے.........اور ساتھ ہی اسے 'امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ' کے الفاظ سے یاد کرتا ہے۔''

۶)...... حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے ''مُلْکًا عَضُوضًا'' کا ترجمہ کرتا ہے: ''جیسے ہلکا کتا ہوتا ہے۔'' خلافت معاویہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتا ہے ''حضرت معاویہ کی حکومت دین کے لیے نہیں تھی بلکہ

دنیا داری کے لیے تھی۔

اسی طرح اس کا کہنا ہے: ''مسقط عمان والے کہتے ہیں عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دین چھوڑ دیا' غالی ہو گیا۔ ان کی تاریخ ٹھیک ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم معاویہ کو مسلمان ہی نہیں مانتے۔ یہ صحیح نمونہ ہیں' باقی نہیں۔''

۷)...... قاتلین عثمان کے بارے میں کہتا ہے: ''وہ صاحب کرامات ولی تھے اور ان کے لیے آسمانوں سے گرم پانی نازل ہوتا تھا اور وہ انصار صحابہ تھے اور انھیں شہید کرنے والوں اور سبکدوش کرنے والوں کا موقف مبنی برحق تھا۔ مزید یہ کہ حضرت عثمان کے گھر کا محاصرہ کرنے والے اور جنازہ پڑھنے سے روکنے والے سب صحابہ کرام تو تھے۔ نیز شہادت عثمان کے بارے میں کہتا ہے وہ شہادت جس پر صحابہ ناراض ہوں وہ شہادت ہے؟''

۸)...... شہادت عثمان کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح پیشین گوئی ''اے عثمان! اللہ تجھے ایک قمیص پہنائے گا۔'' (الحدیث)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شہادت کے بعد یہ روایت سنائی تو لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے یہ روایت اس وقت کیوں نہ سنائی؟ تو کہنے لگیں میں بھول گئی تھی (بقول مولوی صاحب) ''یہ سب راویوں کی بناوٹی باتیں ہیں۔''

۹)...... روافض کا صحابہ کرام کے بارے میں بغض رکھنے اور دیگر غلط عقائد کی بناء پر تمام اہل سنت نے انھیں اہل بدعت قرار دیا ہے۔ اس کے باوجود مولوی محمد اسحاق انھیں سینے سے لگانے کی تلقین فرماتے ہیں۔

۱۰)...... جب کتابوں میں وہ (روافض) پڑھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رَد کر دیا اور تحریر نہ لکھنے دی اور اس طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بازو توڑا اور اُن کا حمل گرایا اور اسی غم سے ان کی وفات ہو گئی۔ جب کتابوں میں یہ لکھا ہوا ہے' جنھوں نے یہ پڑھا ہے' وہ ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالیاں نہ دیں تو کیا کریں؟

۱۱)...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باہمی اختلاف کے بارے میں کہتا ہے: ''بدر کے ۲۴ مقتول علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مارے۔ علی کی شامت تو آنی تھی۔ معاویہ کا بھائی حنظلہ اور نانا قتل ہوا۔ عقبہ بن ابی معیط کا بیٹا ولید بن عقبہ گورنر بنا۔ یہ لوگ کلمہ پڑھ گئے لیکن بیٹے تو انہی کے تھے جو مارے گئے۔''

۱۲)...... ''عمرو بن العاص ظالم تھا اور اس نے جھوٹ بولا۔''

علمائے کرام اور مفتیان شرع متین سے استفتا ہے کہ کیا ایسا شخص منہج کتاب وسنت اور مسلک اہل حدیث کا حامل ہے؟ اور اسے مسجد اہل حدیث کا امام وخطیب رکھا جا سکتا ہے اور اسے مسلک اہل حدیث کا ترجمان کہا جا سکتا ہے؟ اس کا طرز فکر اہل سنت کا منہج ہے؟ اہل حق کو ایسے شخص کے بارے میں کیا رویہ اپنانا چاہیے؟ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

الحمدلله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله الكريم أما بعد:

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں اہل السنہ والجماعۃ کا عقیدہ ہے کہ تمام صحابہ عادل اور امین ہیں اور رضی الله عنهم ورضوا عنه کی بشارت اور وکلا وعد الله الحسنی کی نوید کے مطابق سب صحابہ جنتی ہیں اور جملہ اصحاب رسول سے محبت جزوِ ایمان ہے۔ اس پر قرآن پاک کی آیات اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت واضح ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿والسبقون الأولون من المهاجرين والأنصار والذين اتبعوهم بإحسان رضي الله عنهم ورضوا عنه وأعدلهم جنت تجري تحتها الأنهر خلدين فيها أبدا ذلك الفوز العظيم﴾

''اور جن لوگوں نے مہاجرین وانصار میں سے سبقت کی (اور ایمان لانے میں) پہل کی اور جنھوں نے نیکوکاری کے ساتھ ان کی پیروی کی' اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہے اور وہ اللہ سے خوش ہیں اور اس نے ان کے لیے باغات تیار کیے ہیں' جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اور وہ) ہمیشہ ان میں رہیں گے' یہ بڑی کامیابی ہے۔'' (التوبۃ:١٠٠)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انصار ومہاجرین کے بعد آنے والوں کا یہ وصف بیان کیا ہے:

﴿والذين جاء وا من بعدهم يقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذين سبقونا بالإيمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين امنوا ربنا إنك رؤوف رحيم﴾

''اور (ان کے لیے بھی) جو ان (مہاجرین) کے بعد آئے (اور) دعا کرتے ہیں اے پروردگار! ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں' گناہ معاف فرما اور مومنین کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ نہ پیدا ہونے دے۔ اے ہمارے پروردگار! تو بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے۔'' (الحشر:١٠)

صحیح مسلم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

((لا تسبوا أحدا من أصحابي)) (الحدیث)

''میرے صحابہ میں سے کسی کو برا مت کہو۔'' (صحیح مسلم' کتاب فضائل الصحابۃ۔ حدیث:٢٥٤١)

اہل سنت کا عقیدہ نقل کرتے ہوئے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ونحب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ولا نفرط في حب أحد منهم ولا نتبرأ من أحد منهم ونبغض من يبغضهم وبغير الخير يذكرهم ولا نذكرهم إلا بخير وحبهم دين و إيمان وإحسان' وبغضهم كفر ونفاق وطغيان''

''اور ہم (اہل السنۃ والجماعۃ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ سے محبت رکھتے ہیں' ان میں سے کسی کی محبت میں غلو

نہیں کرتے اور نہ ان میں سے کسی سے برأت کا اظہار کرتے ہیں' جو ان سے بغض رکھے وہ علاوہ خیر کے ان کا ذکر کرے۔ ہم اس سے بغض رکھتے ہیں اور ان کا خیر کے علاوہ ذکر نہیں کرتے' ان کی محبت دین' ایمان اور احسان ہے۔ جبکہ ان سے بغض رکھنا کفر' نفاق اور سرکشی ہے۔''

ان آیات و احادیث کی رو سے اہل سنت کے عقیدہ کے مطابق درج بالا نظریات کا حامل شخص بدعتی' روافض کا ہمنوا اور اہل سنت کے عقائد صحیحہ سے منحرف ہے اور غیر سبیل المؤمنین کا پیروکار ہے۔ ایسے شخص کو اہل حدیث سمجھنا' کہنا یا لکھنا اور اسے امام و خطیب مقرر کرنا قطعاً جائز نہیں بلکہ حُبِ صحابہ کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے شخص سے برأت کا اظہار کیا جائے۔

دستخط علمائے کرام

۱۔ مولانا محمد عبداللہ امجد چھتوی حفظہ اللہ (شیخ الحدیث دار الدعوۃ السلفیہ ستیانہ بنگلہ)

۲۔ مولانا حافظ عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ (شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد)

۳۔ مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ (مدیر ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد)

۴۔ مولانا حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ (نائب شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد)

۵۔ مولانا حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (مدیر مرکز التربیۃ الاسلامیہ فیصل آباد)

۶۔ مولانا محمد یونس بٹ حفظہ اللہ (مدیر امتحانات وفاق المدارس السلفیہ)

۷۔ مولانا مفتی عبدالحنان زاہد حفظہ اللہ (مفتی جامعہ سلفیہ فیصل آباد)

۸۔ مولانا محمد یٰسین ظفر حفظہ اللہ (مدیر التعلیم جامعہ سلفیہ فیصل آباد)

۹۔ مولانا صوفی محمد گلزار حفظہ اللہ (شیخ الحدیث کلیہ دار القرآن والحدیث جناح کالونی فیصل آباد)

۱۰۔ مولانا محمد عود حفظہ اللہ (مدرس کلیہ دار القرآن والحدیث جناح کالونی فیصل آباد)

۱۱۔ مولانا حبیب الرحمٰن خلیق حفظہ اللہ (مدرس کلیہ دار القرآن والحدیث جناح کالونی فیصل آباد)

۱۲۔ مولانا محمد انس مدنی حفظہ اللہ (مدیر کلیہ دار القرآن والحدیث جناح کالونی فیصل آباد)

۱۳۔ مولانا عبدالشکور شاہ حفظہ اللہ (مدرس دار الدعوۃ السلفیہ ستیانہ بنگلہ)

۱۴۔ مولانا عتیق اللہ سلفی حفظہ اللہ (مدیر دار الدعوۃ السلفیہ ستیانہ بنگلہ)

۱۵۔ مولانا عبدالکبیر علوی حفظہ اللہ (شیخ الحدیث جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد)

۱۶۔ مولانا عابد مجید مدنی حفظہ اللہ (مدیر التعلیم جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد)

۱۷۔ مولانا خالد بن بشیر حفظہ اللہ (مدرس جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد)

۱۸۔ مولانا محمد یوسف انور حفظہ اللہ (نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث فیصل آباد)

۱۹۔ مولانا محمد حنیف بھٹی حفظہ اللہ (ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث فیصل آباد)

۲۰۔ مولانا نجیب اللہ طارق حفظہ اللہ (سرپرست مرکزی جمعیت اہل حدیث فیصل آباد)

۲۱۔ مولانا عبدالغفور ناظم آبادی حفظہ اللہ (خطیب جامع مسجد اہل حدیث ناظم آباد)

۲۲۔ مولانا ثناء اللہ ضیاء حفظہ اللہ

۲۳۔ مولانا محمد نواز چیمہ حفظہ اللہ

۲۴۔ مولانا عبدالرحمٰن آزاد حفظہ اللہ (خطیب جامع مسجد اہل حدیث امین کوٹ)

۲۵۔ مولانا حافظ اکبر جاوید حفظہ اللہ (خطیب جامع مسجد منصور آباد)

۲۶۔ مولانا عبدالمنان راسخ حفظہ اللہ (خطیب جامع مسجد مومن آباد)

۲۷۔ مولانا سعید احمد چنیوٹی حفظہ اللہ

۲۸۔ مولانا مقبول احمد ابوالعرباض حفظہ اللہ

مہر دارالافتاء جامعہ سلفیہ

مہر کلیہ دار القرآن والحدیث

مہر دار الافتاء جامعہ تعلیمات اسلامیہ

مہر ادارہ علوم اثریہ

مہر مرکز الدعوۃ السلفیہ ستیانہ بنگلہ

نوٹ)...... استفتاء میں مذکور مولانا محمد اسحاق کے اقتباسات کے بارے میں براہِ راست ان سے ایک مجلس میں استفسار کیا گیا تو انھوں نے دو کی بجائے باقی تمام کی تصدیق کی کہ یہی میرا موقف ہے۔ اس پر انھوں نے دستخط بھی کیے۔

جن دو باتوں میں انھوں نے وضاحت کی ان میں سے ایک اقتباس نمبر۲ میں ہے کہ ''شیخین کے دور کے بعد کوئی جہاد اسلام کا جہاد نہیں۔'' انھوں نے کہا شیخین نہیں خلفاء راشدین کے بعد کوئی جہاد اسلامی جہاد نہیں۔ جبکہ سیڈیز میں شیخین کے بارے میں ہی یہ موقف بیان ہوا ہے۔

دوسری بات: نمبر۶ میں ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں مُلْكًا عَضُوضًا کا ترجمہ ہلکا کتا

کرنے میں انھوں نے معذرت کی۔ باقی تمام باتوں کی تائید کی جس کی اصل ہمارے پاس محفوظ ہے۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆

مذکورہ فتویٰ کے متعلق مولانا محمد اسحاق کی وضاحت

نحمدو نصلی علی رسوله الکریم و علی آله و اصحابه اجمعین اما بعد

فاعوذ بالله من الشیطان الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم

برادرانِ اسلام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

فقیر پُر تقصیر محمد اسحٰق آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ مسلک اہل حدیث کے مختلف رسائل میں مفتیان کرام مسلک اہلحدیث فیصل آباد نے بندہ کی طرف مختلف غلط عقائد در بارہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ منسوب کئے ہیں جو کہ قطعاً غلط ہیں اور بندہ ان سے صریحاً براءت کا اعلان کرتا ہے۔

نہ بندہ کے عقائد پہلے کبھی ایسے تھے اور نہ ہی اب ہیں۔ سبحانک ھذا بھتان عظیم کیونکہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کی شخصیات اور خدمات کا دل و جان سے قائل ہوں اور سلف صالحین کی طرح ان کی عظمت پر ایمان ویقین اور انہیں قدوۃ الصالحین میں سے شمار کرتا ہوں۔

فضیلۃ الشیخ حامد اشرف صاحب حفظہ اللہ رئیس جامعہ تعلیمات اسلامیہ کی زیر سرپرستی ان مفتیان کرام میں سے تین محترم حضرات سے تبادلہ خیالات کا پہلا دور بحسن وخوبی سرانجام پایا اور محترم حامد اشرف صاحب نے دوبارہ ان علماء کرام سے دلائل کے تبادلہ کے لئے وقت بھی مجھ سے طے کیا تھا۔ مگر یہ نوبت آنے سے پہلے ہی علمائے عظام نے فتویٰ شائع کرنے میں کوئی مصلحت محسوس کی۔

مذکورہ ملاقات میں ان مفتیان کرام نے مجھ سے ان عقائد کے بارے میں استفسار کیا۔ بندہ نے ان عقائد سے براءت کا اعلان کیا تھا۔ میں ان کے حسن سلوک کا قائل ہوں جس کا مظاہرہ مذکورہ نشست بتاریخ 14 مئی 2007 کے دوران انہوں نے کیا اور اسی حسن سلوک کی بناء پر سمجھتا تھا کہ وہ میری طرف منسوب الزامات کی وضاحت اپنے حلقے میں کردیں گے۔ لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ اس فتوے پر تمام مفتیان کرام کے دستخط مجھ سے ملاقات سے قبل ہی کروالئے گئے تھے۔

اور رہا دوسرا امر کہ میری ریکارڈڈ CDs ان کے پاس ہیں جسے وہ عوامی استفسار پر پیش کرنے کو تیار ہیں تو عرض ہے کہ یہ Clips مختلف CDs کے سیاق وسباق کو کاٹ کر تیار کیے گئے ہیں اور اگر کوئی صاحب علم چاہے تو ہم اس کی وضاحت کے لیے اپنا ریکارڈ دکھانے کو تیار ہیں اور میں صرف اسے ھذا بھتان عظیم سے ہی تعبیر کرتا ہوں اور اس کے بعد بھی اگر کوئی ان الزامات کی تشہیر میری طرف منسوب کر کے کرتا ہے تو میں وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہ کہہ کر معاملہ اللہ عزوجل کے سپرد کرتا ہوں۔ وھو خیر الفاصلین۔

محترم المقام علمائے کرام نے نوٹ کے زیر عنوان جو خلاصہ بیان کیا ہے اس پر سوائے الی اللہ المشتکی کے اور کچھ نہیں کہوں گا اور صرف قرآنی ہدایت کہ "گواہ ہونے چاہئیں" اس کا شدت سے احساس ہوا کہ کاش وہ گفتگو ریکارڈ کی جاتی' جس کی گفتگو اور ملاقات کے محرک محبی المخلص حامد اشرف حفظہ اللہ نے اصرار کے باوجود اجازت نہ دی یا وہاں کچھ معتبر غیر جانب دار ثالثی حکام ہوتے تو فتویٰ کی صحیح حقیقت سامنے آجاتی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آخر میں میں اس بات کی وضاحت لازم سمجھتا ہوں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دلی عقیدت اور محبت رکھتا ہوں اور ان کا احترام ہمارے ایمان ویقین کا حصہ ہے۔ واللہ علی ما نقول وکیل۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆

مولانا محمد اسحاق کی وضاحت کا جائزہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہ وصحبہ ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین أما بعد:

محترم ومکرم حضرات!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک عرصہ سے مولانا محمد اسحاق صاحب خطیب جامع مسجد کریمیہ اہل حدیث کے محرم الحرام میں خطبات اور ان کی ٹیپ یا سی ڈیز سننے والے کچھ حضرات گاہے بگاہے اہل حدیث علمائے کرام کے سامنے اپنے خدشات کا اظہار کرتے تھے کہ مولانا موصوف حضرات صحابہ کرام بالخصوص حضرت امیر معاویہ' حضرت عمرو بن عاص' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم اجمعین وغیرہ کے بارے میں ناروا گفتگو کرتے ہیں اور ان کے بارے میں نازیبا کلمات کہتے ہیں۔ علمائے کرام انھیں ان کی غلط فہمی پر محمول کرتے اور سمجھتے تھے کہ اہل حدیث مسجد کا خطیب یہ باتیں کیونکر کرسکتا ہے۔ مگر چند ماہ قبل مولانا موصوف کے خطابات کی سی ڈیز کا عام چرچا ہوا۔ حتیٰ کہ امام بارگاہوں میں بھی وہ تقسیم ہونے لگیں۔ دردِ دل رکھنے والے احباب نے وہ سی ڈیز علمائے کرام کو پیش کیں۔ جس کے نتیجہ میں علمائے اہل حدیث فیصل آباد کے ایک نمائندہ اجتماع میں ان سی ڈیز کو سنایا گیا۔ جنھیں سن کر اور دیکھ کر علمائے کرام حیران وششدر ہو کر رہ گئے۔ انہی سی ڈیز سے کچھ اقتباسات نقل کر کے علمائے کرام سے فتویٰ طلب کیا گیا تو انھوں نے بالاتفاق جو فتویٰ دیا وہ بعد میں ہفت روزہ "الاعتصام" اور "اہلحدیث" میں شائع ہوا۔ اس کی اشاعت سے پہلے طے یہ ہوا کہ محترم مولانا موصوف اور ان کی مسجد کی انتظامیہ سے بات کرلی جائے کہ مولانا فی الواقع اپنے ان نظریات پر قائم ہیں جو سی ڈیز میں بیان ہوئے ہیں۔

چنانچہ ایک محترم ومحسن نے مولانا موصوف سے بات کرنے کے بعد علمائے کرام سے فرمایا کہ مولانا محمد اسحاق صاحب بات کرنے کے لیے تیار ہیں آپ ان سے بات کرلیں۔ علمائے کرام نے بسر وچشم اس چیلنج کو قبول کیا۔ اس کے لیے 13 مئی'

اتوار گیارہ بجے گفتگو کے لیے وقت طے پا گیا اور عرض کیا گیا کہ جگہ کا تعین کر کے ہمیں مطلع کر دیں‘ ہم ان شاء اللہ وہاں حاضر ہو جائیں گے۔ مگر انھوں نے ایک روز بعد فرمایا کہ مولانا موصوف فرماتے ہیں کہ میں اکیلا ہوں گا‘ ادھر سے دو عالم آ جائیں اور بات کر لیں۔ علمائے کرام نے عرض کیا کہ فریقین کی طرف سے دس‘ دس افراد شریک ہوں تا کہ امرِ واقعی کے وہ گواہ قرار پائیں۔ مگر دوبارہ پیغام آیا کہ دس افراد زیادہ ہیں۔ عرض کیا گیا کہ پانچ افراد رکھ لیں‘ مگر وہ اس پر بھی راضی نہ ہوئے۔ بلکہ طنزاً جواب ملا کہ چلو پچاس پچاس افراد جمع ہوں۔ علمائے کرام نے اسے بھی تسلیم کر لیا۔ مگر یہ پروگرام ابھی مکمل نہ ہونے پایا‘ کہ کہا گیا کہ ان اقتباسات کے بارے میں تین حضرات کی موجودگی میں مولانا موصوف سے بات کر لی جائے کہ وہ کیا فرماتے ہیں‘ اس بات کو بھی تسلیم کر لیا گیا۔

چنانچہ 14 مئی 2007ء کو ان کی خدمت میں 12 اقتباسات پیش کیے گئے۔ حضرت موصوف نے ان میں سے صرف دو کے بارے میں ترمیم و وضاحت کی اور دیگر اقتباسات کی تصدیق کرتے ہوئے اس سوال نامہ پر اپنے دستخط فرما دیئے‘ جس کی کاپی لفِ ہذا ہے: ۱

مولانا موصوف کے اس اعتراف و اقرار کے بعد علمائے کرام کی مجوزہ کمیٹی کے علمائے کرام جمع ہوئے۔ مکمل صورت حال ان کی خدمت میں پیش کی گئی تو بالاتفاق طے پایا کہ جب استفتا میں سوالات کی صحت کو مولانا موصوف نے تسلیم کر لیا ہے تو اب اس فتویٰ کے شائع کرنے میں کوئی قباحت نہیں بلکہ اسے شائع نہ کرنے میں بہت سے شکوک و شبہات جنم لیں گے۔ یہ ہے اس فتویٰ کا مختصر پس منظر۔

مگر مولانا محمد اسحاق صاحب نے (ایک تحریر کے ذریعہ ۲) سی ڈیز میں اپنے افکار سے اظہار برأت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ”بندہ کی طرف مختلف غلط عقائد دربارہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم منسوب کیے گئے ہیں جو قطعاً غلط ہیں اور بندہ ان سے صریحاً اظہار برأت کرتا ہے۔“ بلکہ مجلس میں ان کے عقائد کے بارے میں جو سوال نامہ ان کی خدمت میں پیش کیا گیا اس کے بارے میں انھوں نے لکھا ہے: ”بندہ نے ان عقائد سے برأت کا اظہار کیا تھا۔“ اس پر بجز إنا لله وإنا إليه راجعون اور کیا کہا جائے کہ جس سوال نامہ کو پڑھ کر انھوں نے دو کی ترمیم کے ساتھ اس پر دستخط ثبت کیے‘ آج بڑی سادہ لوحی سے اس کے برعکس فرماتے ہیں کہ: ”میں نے تو ان سے برأت کا اظہار کیا تھا۔“

چلیے مولانا موصوف نے ان عقائد و نظریات سے اظہار برأت کیا ہے اور ان کو غلط قرار دیا ہے تو یہ بھی خوش آئند ہے۔ اس حوالے سے صرف اتنا عرض ہے کہ حضرت موصوف کسی عمومی مجلس میں ان تمام بارہ شقوں سے تفصیلاً اظہار برأت فرما دیں۔ چشم ما روشن دل ما شاد۔ لیکن اگر وہ چاہیں کہ الفاظ کے سحر سے لوگوں کو فریب دیں اور حضرت عثمان‘ حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں اپنے مسموم عقائد پر قائم بھی رہیں تو ایسی دورخی اب ان شاء اللہ دیر تک قائم نہیں رہ سکے گی۔

ہمیں افسوس ہے کہ بند کمرے میں گفتگو کے بارے میں علمائے کرام کے جو خدشات تھے‘ مولانا موصوف کی تحریر نے اس

۱ جس کی نقل صفحہ نمبر 17 پر دیکھیے۔

۲ دیکھیے صفحہ نمبر 13 پر۔

کی تصدیق کردی۔ چنانچہ مولانا صاحب اپنی بے گناہی کا اظہار کر کے یک گونہ اطمینان محسوس کر رہے ہیں۔ کاش فریقین کے مابین کچھ اور حضرات بھی موجود ہوتے تو یہ ابہام پیدا نہ ہوتا۔

ہم آج بھی عرض کرتے ہیں کہ جانبین کی طرف سے کم از کم دس دس افراد کی موجودگی میں وہ استفتا میں پیش کیے گئے تمام اقتباسات سے تفصیلاً اظہار برأت کریں یا ان پر مناظرہ کرلیں تاکہ یہ حقیقت بھی کھل جائے کہ سی ڈیز میں قطع و برید کی گئی ہے یا یہ گفتگو کا تسلسل اور حقیقت پرمبنی ہے۔

لِیَھْلِکَ مَنْ ھَلَکَ عَنْ بَیِّنَۃٍ وَّیَحیٰ مَن حَیَّ عَنْ بَیِّنَۃٍ

مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ تعالیٰ — ارشاد الحق اثری

حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ تعالیٰ

حافظ محمد شریف بن فتح محمد حفظہ اللہ تعالیٰ — محمد شریف

حافظ ثناء اللہ ضیاء حفظہ اللہ تعالیٰ — 5-6-07

مفتی عبدالحنان زاہد حفظہ اللہ تعالیٰ

مولانا محمد اسحٰق صاحب کی تسلیم شدہ تحریر کا عکس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرات صحابہ کرام اور روافض کے بارے میں سی ڈیز میں آپ کا جو موقف ہے کیا آپ اس کی تائید اور تصدیق کرتے ہیں؟

۱۔ کہ صحابہ کرام پر طعن و تقدح درست ہے۔ صحابہ کا کابوس دماغ سے اُتار دو کہ ان پر طعن نہیں ہو سکتا۔ میرے خطبوں کا نچوڑ یہ ہے کہ صحابہ پر طعن ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے تو انبیاء (علیہم السلام) کے بیٹوں کو معاف نہیں کیا تم صحابہ کو لیے پھرتے ہو۔ کیا آپ صحابہ کرام پر تنقید درست سمجھتے ہیں؟

۲۔ رافضیوں اور مشرکانہ عقائد رکھنے والوں کے بارے میں آپ نے کہا ہے کہ انہوں نے جو پڑھا اور سمجھا ہے وہ اسی کے مکلف ہیں کیا یہ موقف حضرات صحابہ کرام کے بارے میں ان کے باہمی مناقشات کے بارے میں بھی اختیار کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

۳۔ تمام اہل سنت کا اتفاق ہے کہ رافضی اہل بدعت ہیں اور اُن کا صحابہ کے بارے میں بغض رکھنے کے باوجود آپ انہیں سینے سے لگانے کا درس دیتے ہیں تو کیا خارجیوں، ناصبیوں، اور معتزلہ کو بھی اس طرح سینے سے لگانے کو تیار ہیں؟

۴۔ آپ کا کہنا ہے کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو نہ ماننا کسی کو دین سے خارج نہیں کرتا اور نہ ہی یہ باعث ملامت ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نہ ماننے پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنانا درست ہو سکتا ہے؟

۵۔ بلاشبہ صحابہ کرام معصوم من الخطا نہیں تھے ان سے سرزد ہونے والی لغزشوں اور زلّات کو برسر منبر و محراب بیان کرنا درست ہے تو کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوئی لغزش نہیں ہوئی؟ اگر لغزش ہوئی ہے تو کیا آپ وقتاً فوقتاً برسر منبر ان کی لغزشوں اور زلّات کو بھی بیان کرتے ہیں؟

۶۔ کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ راشد تھے؟ ان کو شہید کرنے والوں اور خلافت سے انہیں سبکدوش کرنے والوں کا موقف مبنی بر حق تھا۔ آپ نے فرمایا ہے کہ قاتلین عثمان صاحب کرامت ولی تھے اور انصار صحابہ تھے۔

۷۔ آپ نے کہا کہ حضرت ابوبکر و عمر (خلفائے راشدین) رضی اللہ عنہما کے بعد ہونے والا جہاد کوئی جہاد نہیں ملک فتح کرنا بھی کوئی جہاد ہے، بلاکو نے کم ملک فتح کیے ہیں

۸۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے بہت جھوٹ بولا ہے، جھوٹی روایات کتابوں میں بھر دیں ذرا خوف خدا نہ آیا وہ روایت کہ حضرت علی نے فرمایا: "کاش میں ان حوادث سے پہلے فوت ہو چکا ہوتا"۔

۹۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے بارے میں جو آپ نے فرمایا کیا اس کی اب بھی تائید کرتے ہیں یہ سب راویوں کی بنائی ہوئی جھوٹی روایتیں ہیں۔ کہ انہوں نے کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ آپ کو قمیص پہنائے گا اور لوگ اسے اتروانے کی کوشش کریں گے تم وہ قمیص نہ اتارنا حضرت عائشہ سے کہا گیا کہ آپ کو پہلے یہ روایت یاد نہ تھی تو انہوں نے کہا نہیں۔

۱۰۔ رافضی حضرات کلمے میں تیسری شہادت کے قائل ہیں آپ نے فرمایا ہے: "کلمہ میں اس کا اضافہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ جب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ آپ نے بنالیا ہے تو وہ تیسرے جملے کا اضافہ کرلیں تو کیا حرج ہے؟

۱۱۔ ایران کے مذہبی قائد علامہ خمینی کے بارے میں ایک خواب کی بنیاد پر آپ نے بتایا ہے کہ اس کے انتقال پر نبی علیہ السلام نے اس کے آنے کا انتظار کیا، پھر اس کے ماتھے کا بوسہ لیا اور فرمایا میرے اس فرزند نے ایران میں اسلام کو زندہ کیا ہے اور آپ اسے امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں

۱۲۔ حضرت معاویہ کے بارے میں یہ ریمارکس وہ پاڈلا کتا دنیا دار تھا اور سیدنا عمرو بن العاص کے بارے میں کہ انہوں نے جھوٹ بولا اور ظلم کیا، کیا صحابہ کے بارے میں اس قسم کے تاثرات مبنی بر حقیقت سمجھتے ہیں؟

سے طے شدہ فیصلے کے
مطابق بات مجلس میں آگئی

الفقیر الی اللہ
محمد اسحاق عفا اللہ عنہ